سید کاشف گیلانی

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

تو مجسمہ وفا کا تو صداقتوں کا پیکر
تجھے موت نے جِلادی تری زندگی سے بڑھ کر

ترے عجز نے عطا کی تجھے بوریا نشینی
ترے نوکِ پا کی زد میں تھا تختِ سکندر

ترے آگے اہلِ دانش سدا سرنگوں رہے تھے
کہ ادب سے بیٹھتے تھے ترے سامنے سخنور

ترے پاس موت آ کر کئی بار مڑ گئی تھی
ترے جیسا دیکھا ہوگا کہاں موت نے دلاور

ترا نطق ربِ کعبہ کا حسین معجزہ تھا
ہے وطن کا ذرہ ذرہ ترے لحن سے منور

تری آگہی نے تجھ کو سدا بے قرار رکھا
رہا جوش میں ہمیشہ تری زیست کا سمندر

ترے ڈر سے قادیاں کے در و بام کانپتے تھے
ترے جیسا آ سکا ہے کہاں پھر کوئی قلندر

یہ وہ دورِ ابتلا ہے مجھے خوف آرہا ہے
جو سمندروں میں اترے کہاں لوٹے وہ شناور

ترے کارواں کو لے کر ہم اگرچہ چل رہے ہیں
مگر آئی ہے بخاری ہمیں تیری یاد اکثر

میں فقیرِ بے نوا ہوں مرا پیر ہے بخاریؒ
مجھے کیا ڈرا سکیں گے بھلا حاکم و تونگر